# غیر سید کا سیدہ سے شادی کرنا کیسا؟

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا سیدہ لڑکی کسی غیر سید شخص سے نکاح کرسکتی ہے۔ جواب تفصیلاً ارشاد فرمائیے۔اور کیا اس کا الٹ کرنا( یعنی سید لڑکے کاکسی غیر سید ہ سے شادی کرنا) جائز ہے۔

سائل : طلحہ فرام انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

اگر سیدہ لڑکی کا نکاح غیر سید لڑکے سے سیدہ کےولی یعنی والد کی اجازت سے ہوا یا والد کے نہ ہونے کی صورت میں دادا کی اجازت سے ہوا تو یہ نکاح بالکل درست ہے ۔اگرچہ غیر سید لڑکا سیدہ لڑکی کا کفو نہیں مگر کفاءت ولی کا حق ہےلہذا جب ولی خود غیر کفو خاندان میں اپنی لڑکی کا نکاح کرنے پر راضی ہے تو ایسے نکاح میں شرعا کوئی حرج نہیں ۔ جیساکہ درمختار میں ہے۔

**"وَ الْكَفَاءَةُ هِيَ حَقُّ الْوَلِيِّ لَا حَقُّهَا "**

**(الدر المختار ج3ص93)**

اور اگر ولی کی اجازت کے بغیر سیدہ لڑکی نے اپنا نکاح کسی غیر سید شخص سے کیا مگر وہ سنی صحیح العقیدہ عالمِ باعمل ہے تو یہ نکاح بھی درست اور شرعاً جائزو منعقدہے کیونکہ عالم لڑکا سیدہ لڑکی کا کفو ہے کہ علم کی فضیلت نسب کی فضیلت سے فائق ہے۔جیسا کہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں ۔

"نعم اذاکان دینا متدینا لان فضل العلم فوق فضل النسب"ہاں ، جب عجمی عالم دیندار عامل ہو، کیونکہ علم کی فضیلت نسب کی فضیلت سے فائق ہے۔قال اللہ تعالیٰ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ۔اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔ ( المجادلہ :11)

وقال اللہ تعالیٰ ۔ اوراللہ تعالی فرماتا ہے کہ: قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے۔(الزمر:9)

فی وجیزالامام الکردری،" العجمی العالم کفو للعربی الجاھل لان شرف العلم اقوی وارفع، وکذا العالم الفقیر لغنی الجاھل، وکذا العالم الذی لیس بقرشی کفو للجاھل القرشی والعلوی"

امام کردری کی وجیز میں ہے کہ عجمی عالم، جاہل عربی کا کفو ہوگا کیونکہ علمی شرافت اقوی وارفع ہے، اور یوں ہی عالم فقیر ہو تووہ جاہل غنی کا کفو ہوگا اور یوں ہی غیر قرشی عالم جاہل علوی اور جاہل قرشی کا کفو بنے گا ۔
(وجیز الامام الکردری علٰی ہامش فتاوی ہندیہ الخامس فی الکفاءۃ نورانی کتب خانہ پشاور ۴/۱۱۶)
وفی الفتح والنہر وغیرھما عن جامع الامام قاضی خان العالم العجمی یکون کفوا لجاھل العربی والعلویۃ لان شرف العلم فوق شرف النسب" فتح اور نہر وغیرہمامیں جامع الامام قاضی خان سے منقول ہے کہ عجمی عالم، جاہل عربی اور جاہل علوی کا کفو ہے کیونکہ علمی شرافت نسبی پر غالب ہے۔
(فتح القدیر فصل فی الکفاءۃ نوریہ رضویہ سکھر ۳ /۱۹۰)
"وفی النہر والدر جزم بہ البزازی وارتضاہ الکمال وغیرہ والوجہ فیہ ظاھر "نہر اور در میں ہے کہ بزازی نے اس پر جزم کیا ہے اور کمال وغیرہ نے اس کو پسند فرمایا ہے اور اس کی وجہ ظاہر ہے ۔
(درمختار باب الکفاءۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۱۹۸)
وفی ردالمحتار عن الخیر الرملی عن مجمع الفتاوی عن المحیط العالم یکون کفو اللعلویۃ لان شرف الحسب اقوی
اور ردالمحتار میں خیرالدین رملی سے انھوں نے مجمع الفتاوی سے نقل کیا کہ محیط میں ہے کہ عالم ، علوی لڑکی کا کفو ہے کیونکہ عہدہ کی شرافت اقوی ہے ۔
(ردالمحتار باب الکفاءۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/۳۲۳)(فتاوی رضویہ ج 11ص714)
اورعالم کا سنی صحیح العقیدہ ہوناضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کسی انتہائی حقیر قوم سے نہ ہونا بھی ضروری ہے۔جیسا کہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمن اسی فتوے میں فرماتے ہیں ۔
قلت وانما قید نابکونہ دینا متدینا لانہ ھوالعالم حقیقۃ واما اصحاب الضلال فشرمن الجہال فان الجہل المرکب اشنع واخنع وصاحبہ فی الدارین احقر واوضع، صغارھم کالانعام بل ھم اضل وکبارھم کالکلاب لابل اذل "قلت (میں کہتاہوں) ہم عالم کو دین کاعالم اور دین دار عالم سے مقید کریں گے کیونکہ حقیقۃً عالم یہی ہے جبکہ گمراہ علماء تو جاہلوں سے بدتر ہیں کیونکہ جاہل مرکب، انتہائی برا، رسوا، اور دونوں جہاں میں وہ حقیر اور ذلیل ہیں، ان کے چھوٹے چوپایوں کی طرح بلکہ اس سے بھی گئے گزرے، اور ان کے بڑے، کتے بلکہ ذلیل ترین ہیں۔
ثم اقول یجب التقیید ایضا بماذا لم یکن من المتناھین فی الدنائۃ المعروفین بھا ،کالحائک و الدباغ والخصاف والحلاق ونظرائھم، فان المدار علی وجودالعار فی عرف الامصار کما صرح بہ العلماء الکبار۔ قال المحق علی الاطلاق فی فتح القدیر الموجب ھواستنقاص اھل العرف فید ورمعہ "

ثم اقول (میں پھر کہتاہوں کہ) وہ عالم اس قیدسے بھی مقید ہونا ضروری ہے کہ وہ انتہائی حقیر او رمشہور کمترنہ ہو، جیساکہ جولاہا، نائی، موچی، چمڑا رنگنے والا اور ان کی مثل نہ ہو کیونکہ دارومدار اس بات پر ہے کہ علاقے کے عرف میں وہ حقیر شمار نہ ہو، جیساکہ اکابر علماء نے تصریح فرمائی ہے۔ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں فرمایا کہ اہل عرف کا ناقص سمجھنا سبب ہے لہذا حکم کا دارو مدار اس پر ہی ہوگا ۔

(فتح القدیر فصل فی الکفاءۃ نوریہ رضویہ سکھر ۱۹۳/۳)(فتاوی رضویہ ج 11ص716)

سید لڑکے کا کسی غیرِ سیدہ لڑکی سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ بالغ اپنا خود نکاح کرنا چاہے تو غیر کفو عورت سے کر سکتا ہے کہ عورت کی جانب سے اس صورت میں کفاء ت معتبر نہیں۔

(بہار شریعت ج2 حصہ7 ص53)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

<u>Date: 3-12-2017</u>

## RULING REGARDING A NON-*SAYYID* MAN MARRYING A *SAYYIDAH* WOMAN

الحمدلله والصلوة والسلام على رسول الله

**Question:**

**What do the scholars and muftis of the noble Shari'ah say regarding the following matter; can a *sayyidah* (descendent of the Prophet ﷺ) woman marry a non-*sayyid* man? Is doing the vice-versa of this (i.e. a *sayyid* man marrying a non-*sayyidah* woman) permissible? Please elaborate in detail.**

Questioner: Talhah from UK

**Answer:**

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَهاب اللهم هدايۃَ الحَق والصواب

If a *sayyidah* woman is married to a non-*sayyid* man with the permission of her guardian, i.e. her father or if he is not alive then her grandfather, then this *nikah* (marriage contract) is absolutely valid. A non-*sayyid* man is not a *kufu* (suitable partner) of a *sayyidah* woman, but *kafa'ah* (suitability) is the guardian's right. Thus, when the guardian agrees on marrying the woman in an unsuitable family, there is no legal issue in such a marriage. It is stated in al-Durr al-Mukhtar:

وَ الْكَفَاءَةُ هِيَ حَقُّ الْوَلِيِّ لَا حَقُّهَا

[al-Durr al-Mukhtar, vol. 3, pg. 93]

If a *sayyidah* woman marries a non-*sayyid* man without the consent of her guardian, and the man is a Sunni with proper beliefs and a practicing scholar, then the *nikah* is valid, legally permissible, and contracted. A male scholar is a *kufu* for a *sayyidah* woman. The excellence of knowledge is superior than that of lineage.

Answering a similar query, Imam Ahmad Rida Khan (may Allah have mercy upon him) explains:

نعم اذاکان دینا متدینا لان فضل العلم فوق فضل النسب

Translation: "Yes, if the non-Arab Islamic scholar is a practicing individual. Because the excellence of knowledge is superior than that of lineage."

Allah ﷻ states:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

Translation: “Allah will raise those in ranks who believe from amongst you and who are given knowledge.” [Surah al-Mujadilah, 11]

He ﷻ also states:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

Translation: “Can those who have knowledge and those who do not be alike?” [Surah al-Zumar, 9]

It is mentioned in al-Wajiz of Imam al-Kurdi:

العجمى العالم كفو للعربى الجاهل لان شرف العلم اقوى وارفع، وكذا العالم الفقير لغنى الجاهل، وكذا العالم الذى ليس بقرشى كفو للجاهل القرشى والعلوى

Translation: “A non-Arab Islamic scholar is a *kufu* of an ignorant Arab because the excellence of knowledge is strongest and most superior. Likewise, a destitute Islamic scholar is a *kufu* of an ignorant wealthy person. Similarly, a non-Qarashi Islamic scholar is a *kufu* of an ignorant ‘Alawi and an ignorant Qarashi.” [al-Wajiz of Imam al-Kurdi, printed on the marginalia of al-Fatawa al-Hindiyyah, vol. 4, pg. 116]

It is related from Jami’ al-Imam Qadi Khan in al-Fath and al-Nahr:

العالم العجمى يكون كفوا لجاهل العربى والعلوية لان شرف العلم فوق شرف النسب

Translation: “A non-Arab Islamic scholar is a *kufu* of an ignorant Arab and an ignorant ‘Alawi because the excellence of knowledge is preponderant over that of lineage.” [Fath al-Qadir, vol. 3, pg. 190]

وفى النهر والدر جزم به البزازى وارتضاه الكمال وغيره والوجه فيه

Translation: “It is mentioned in al-Nahr and al-Durr that al-Bazzazi has affirmed it and al-Kamal has chosen it, and the reason for doing so is evident.” [al-Durr al-Mukhtar, vol. 1, pg. 198]

وفى ردالمحتار عن الخير الرملى عن مجمع الفتاوى عن المحيط العالم يكون كفو اللعلوية لان شرف الحسب اقوى

Translation: “It is related in Radd al-Muhtar from al-Khayr al-Ramli, who relates from Majma’ al-Fatawa, who relates from al-Muhit, that an Islamic scholar is a *kufu* of an ‘Alawi woman as the excellence of position is the strongest.” [Radd al-Muhtar, vol. 2, pg. 323]

[al-Fatawa al-Ridawiyyah, vol. 11, pg. 714]

It is necessary for the Islamic scholar to be a Sunni with proper beliefs. It is also necessary that he is not from an extremely lower section of the society. Imam Ahmad Rida Khan (may Allah be pleased with him) states:

قلت وانما قيد نابكونہ دينا متدينا لانہ هوالعالم حقيقۃ واما اصحاب الضلال فشرمن الجہال فان الجہل المركب اشنع واخنع وصاحبہ فی الدارين احقر واوضع، صغارهم كالانعام بل هم اضل وكبارهم كالكلاب لابل اذل

Translation: “I say: ‘We shall limit a scholar to a scholar of the religion and a religious scholar. Because in reality, a scholar is a religious scholar. Deviant scholars are worse than ignorant folk. Compound ignorance is utterly evil and disgraceful. Its bearers are lowly and disgraced in both worlds. Those of a lesser rank among them are like animals, in fact worse than them. Those of a greater rank among them are like dogs, in fact more disgraced.’”

ثم اقول يجب التقييد ايضا بمااذا لم يكن من المتناهين فی الدنائۃ المعروفين بها ،كالحائک و الدباغ والخصاف والحلاق ونظرائهم، فان المدار على وجودالعار فی عرف الامصار كما صرح بہ العلماء الكبار۔ قال المحق على الاطلاق فی فتح القدير الموجب هواستنقاص اهل العرف فيد ورمعہ

Translation: “I further say: ‘It is also necessary that the Islamic scholar is not from an extremely lower section of the society. For instance, he should not be a weaver, barber, cobbler, one who colours leather, etc. Basically, he should not be considered lowly as per the custom of the area. This has been explained by the major scholars. It is stated in Fath al-Qadir by the great researcher, ‘The people of custom considering something defective is a cause. Thus, the ruling will be based on it.’’” [Fath al-Qadir, vol. 3, pg. 193]

[al-Fatawa al-Ridawiyyah, vol. 11, pg. 716]

There is no problem in a *sayyid* man marrying a non-*sayyidah* woman. It is mentioned in Bahar-e Shari’at: “A mature male can marry a woman of unsuitable kin if he wishes to because in this case, suitability from the woman’s side is not significant.” [Bahar-e Shari’at, vol. 2, part 7, pg. 53]

واللہ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

**Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri**

**Translated by the SeekersPath Team**